یوم شنبہ ۲ر رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۶ر تبلیغ ۱۳۳۴ہش * ۲۶ر فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۹

جنوبی افریقہ میں نسلی گروہ بندی کے تحت رنگ دار نسل کے خاندانوں کا انخلا

جوھنسبرگ سے اب تک ۲۰۰ خاندانوں کو نکلنے پر مجبور کیا جا چکا ھے۔

کیپ ٹاؤن ۲۵ر فروری۔ جنوبی افریقہ میں نسلی گروہ بندی کے قانون کو زور شور سے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ جوہنسبرگ کی نواحی بستیوں سے جنہیں گوری نسل کے لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ رنگ دار نسل کے لوگوں کا انخلا برابر جاری ہے۔ کل صوفیہ ٹاؤن سے بعض اور رنگ دار نسل کے کنبوں کو نکال کر انہیں جوہنسبرگ سے بہت دور ایک نئی بستی میں پہونچا دیا گیا۔ پچھلے دو ہفتوں میں اب تک رنگ دار نسل کے دو سو خاندانوں کو جوہنسبرگ کی نواحی بستیوں میں اپنے مکانات خالی کرنے اور دور افتادہ نئی بستیوں میں رہائش اختیار کرنے پر مجبور کیا جا چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

ربوہ ۲۵ر فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"زخم پہلے سے اچھا ہو رہا ہے۔"

احباب حضور کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں

نسلی امتیاز کی پالیسی پر گہری تشویش کا اظہار

لنڈن ۲۵ر فروری۔ برطانوی لیبر پارٹی نے کل ایک قرارداد میں جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی امتیاز کی پالیسی کی شدید مذمت کی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کی جس پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ برطانوی باشندے اسے سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کی حکومت کی پالیسی اس علاقے کے مختلف قسم کے باشندوں کے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ اور ایک صحت مند معاشرہ کی تشکیل میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے برطانوی قرارداد میں نسلی امتیاز کے قوانین کے خلاف جنگ کرنے والے تمام اداروں کو برطانوی لیبر پارٹی کی حمایت کا یقین دلایا گیا ہے۔

صدر ترکیہ کی طرف سے ایک ہزار پونڈ سٹرلنگ کا عطیہ

لاہور ۲۵ر فروری۔ ترکیہ کے صدر جلال بایار نے کل وزیر اعلےٰ پنجاب کو صوبے کے مستحق غربا کی امداد کے لئے ایک ہزار پونڈ سٹرلنگ کا عطیہ دیا ہے۔

... حکام صنعت کاروں اور تاجروں سے باہمی مفاد کے معاملات پر بات چیت کرنے کے بعد کل کراچی سے روانہ ہو گئے

ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے

ترکی کی طرف سے جناب عدنان مندریز اور عراق کی طرف سے نوری السعید نے معاھدے پر دستخط کئے معاھدے کا متن آج شائع کر دیا جائیگا۔

بغداد ۲۵ر فروری۔ کل رات یہاں ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ ترکی کی طرف سے وہاں کے وزیر اعظم جناب عدنان مندریز اور وزیر خارجہ جناب کوپرولو نے اور عراق کی طرف سے عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید اور قائم مقام وزیر اعظم نے دستخط کئے۔ معاھدے کا متن کل شائع نہیں کیا گیا۔ امید ھے کہ متن ایک مشترکہ اعلان کے ساتھ آج صبح کسی وقت شائع کر دیا جائے گا۔ کل رات ترکی و عراق کے وزرا اعظم نے متن میں بعض ترمیموں پر بھی غور کیا۔ بعد میں عراقی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں معاہدے کا متن منظور کیا گیا۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں نے اس معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ کل رات دستخط ہونے کی اطلاع موصول ہونے پر برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا۔ برطانیہ اس معاہدے کا حامی ہے۔ اس کے نزدیک اس معاہدے کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں ایک حوصلہ افزا دور کا آغاز ہوا ہے۔ کل رات قاہرہ کے سرکاری حلقوں میں اس معاہدے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ حکومت کے ایک ترجمان نے دستخط ہونے کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا مصر عرب لیگ کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے سے عراق کو خارج کرنے کا مطالبہ کرے گا۔ اس نے بتایا کہ حکومت مصر عنقریب عرب زعما کا ایک اجلاس طلب کرے گی۔ جس میں اجتماعی تحفظ کے معاہدے پر نظر ثانی کرنے کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔

اقتصادی امداد کے منصوبوں میں رابطہ پیدا کرنیکے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے

سیٹو کانفرنس میں وزیر اعظم جناب محمد علی کی تجویز

بنکاک ۲۵ر فروری۔ سیٹو کانفرنس میں کل اقتصادی امور پر بحث کے دوران وزیر اعظم جناب محمد علی نے یہ تجویز پیش کی کہ معاہدہ منیلا میں شریک ملکوں کے اقتصادی امداد کے منصوبوں میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے باقاعدہ ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ ہند چینی کی جنگ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس علاقے کی اقتصادی حالت کو بہتر بنائے بغیر یہاں کمیونسٹوں کا کامیابی سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا

فرانسیسی نمائندے نے مسٹر محمد علی کی تجویز کی پرزور حمایت کی اور کہا کہ سیٹو کے تحت ایک ایسے علیحدہ ادارے کا قیام نہایت ضروری ہے۔ جو جنوب مشرقی ایشیا کی اقتصادی حالت کا گہری نظر سے مطالعہ کرتا رہے۔ اور اس معاہدے میں شریک ملکوں کو اس بارے میں مشورہ دیتا رہے۔ تاکہ اقتصادی استحکام کی راہ ہموار ہو سکے۔ بعض اور نمائندوں نے بھی اس تجویز کی تائید کی۔

پاکستان نیشنل ہاکی ٹیم کی ایک اور کامیابی

سنگاپور ۲۵ر فروری۔ پاکستان نیشنل ہاکی ٹیم نے جو آجکل ملایا کا دورہ کر رہی ہے۔ کل سنگاپور کی ایک مقامی ٹیم کو گیارہ گول سے ہرا دیا ان میں سے سات گول حبیب الرحمٰن نے کئے۔ مقامی ٹیم کوئی گول نہیں کر سکی۔

سوڈان کے وزیر خزانہ کراچی سے روانہ ہو گئے

کراچی ۲۵ر فروری۔ سوڈان کے وزیر خزانہ جناب حماد توفیق پاکستان کے دار الحکومت میں پاکستانی ...

شمالی کوریا کی طرف سے تردید

پیونگ یانگ ۲۵ر فروری۔ شمالی کوریا کی حکومت نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ شمالی کوریا نے معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جٹ طیارے منگوائے

... حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے تقسیم انعامات کی رسم کالج کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ادا کی۔ کالج کے بعض طلباء نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر سنائیں اور بعض نے مزاح اور تفنن طبع کے طور پر چند لطائف بھی پیش کئے۔

فضل عمر ہوسٹل کی سالانہ ضیافت

ربوہ ۲۴ر فروری۔ آج شام تعلیم الاسلام کالج میں فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے سالانہ ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کالج کے طلباء اور ممبران اسٹاف کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے اساتذہ اور غیر ملکی طلبہ بھی شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں اس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بعض ناظر اور وکلاء صاحبان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر ہوسٹل کے کھیلوں اور صفائی وغیرہ کے مقابلوں میں نمایاں پوزیشن ...

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۵ء

اہل حدیث ۔ اور ۔ جماعت اسلامی

جماعت اسلامی نے اپنے پروپیگنڈا اور لٹریچر سے جو اثر عوام اور بعض پڑھے لکھے لوگوں پر بھی شروع شروع میں ڈالا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوتے اب بالکل ختم ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے۔

بات یہ ہے کہ آج مسلمان خواہ عملاً اسلام سے بہت دور ہو چکا ہو۔ مگر اسکے دل میں اسلام کی محبت ابھی باقی ہے۔ خاصکر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی شیفتگی اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ جو کوئی بھی اسلام کا نام لیکر کھڑا ہوتا ہے مسلمان دیدہ و دل فرش راہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن آخر جب اصل اور نقل کا فرق ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اور پردے اٹھتے ہیں۔ تو مسلمان بیچارا مایوس ہو کر دامن کش ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کئی تحریکیں پیدا ہوئیں اور مٹ گئیں۔ بڑے بڑے لیڈر اسلام کا نام لے کر آگے آئے۔ مگر چونکہ ان کے پیچھے اسلام کی ٹھوس حقیقت نہیں تھی۔ اس لئے چند دن تو رونق محفل بن کر رہے۔ لیکن آخر تکلف کا جھول اتر گیا۔ اور وہ ناکام ہو کر پس پردہ چلے گئے۔

یہی حال اسلامی جماعت کا ہوا ہے۔ شروع شروع میں نہ صرف شدھ بدھ پڑھے ہوئے بلکہ ادیب قسم کے لوگ اور دینی علم رکھنے والے بھی اس جماعت کے پروپیگنڈا اور اشاعت و پھوار سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ بانی مرکز نہ ہونے کی وجہ سے جماعت اہلحدیث کے اکثر عالم بھی اپنے معتقدین کے ساتھ اس جماعت میں شامل ہو گئے مگر جلد ہی ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور اب جماعت اہلحدیث نے اپنی الگ تنظیم شروع کر دی ہے۔ اور جماعت کے جو افراد جماعت اسلامی سے وابستہ ہو گئے تھے۔ اب اس سے الگ ہو رہے ہیں۔

ذیل میں ہفت روزہ الاعتصام لاہور سے ایک تقریر کا اقتباس درج کرتے ہیں۔ جو اہلحدیث کی مرکزی جمعیۃ کے ناظم اعلےٰ نے ماندلیانوالہ میں ۶ فروری ۱۹۵۵ء کو فرمائی اس سے معلوم ہوگا۔ کہ اہلحدیث نے جماعتی طور پر جماعت اسلامی کی حمایت کی تھی۔ مگر اب وہ اس سے بالکل الگ ہو کر رہنا چاہتے ہیں۔ اقتباس حسب ذیل ہے۔

"ہمارے سامنے ملک میں دو قسم کی جماعتیں ہیں۔ دینی اور لادینی۔ لادینی جماعتوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ ہمارا راستہ ان سے قطعی الگ ہے۔ دینی جماعتوں سے جماعت اسلامی اسلام کی ہمہ گیری کا دعوےٰ کرتی ہے۔ اور اس ملک میں اسلامی دستور کے لئے جدوجہد بھی کر رہی ہے۔ لیکن کیا جماعت اسلامی ان ذمہ داریوں کو ادا کر سکتی ہے۔ جن کے لئے ہمارے اسلاف نے عظیم قربانیاں دیں۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کام ہم نے کیا اور کر رہے ہیں۔ وہ کوئی دوسری جماعت سرانجام نہیں دے رہی۔ ہم نے اسلامی دستور کے معاملہ میں جماعت اسلامی سے پورا تعاون کیا۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہماری ذمہ داریاں کچھ ایسی بھی ہیں جہاں جماعت اسلامی خاموش ہو جاتی ہے۔ اور ان مسائل کو فروعی کہتے ہوئے اپنی عوامیت کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن ہم ان مسائل کو کسی مصلحت کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ مسائل فروعی نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہیں۔ بعض مسائل توحید و شرک اور بعض سنت و بدعت کے ذیل میں آتے ہیں اور ہمارے اسلاف نے ان کی خاطر مصائب جھیلے اور قربانیاں دی ہیں۔"

(الاعتصام ۱۱ فروری ۱۹۵۵ء)

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے جماعت اسلامی سے اپنے افتراق کا ذکر نہایت دھیمے الفاظ میں فرمایا ہے۔ مگر اس کے باوجود حقیقت بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ پنجاب کے پچھلے فسادات میں جماعت اسلامی اور اس کے امیر مولانا سید ابوالاعلےٰ صاحب مودودی نے علمائے اسلام کے ساتھ جو سلوک کیا۔ وہ ایسا نہیں ہے۔ کہ جس کو وہ کبھی بھول جائیں۔ اور دوبارہ وہ غلطی کریں۔ جو وہ جماعت اسلامی کے خوشنما مگر دراصل بے بنیاد دعاوی کے فریب میں آ کر کر چکے ہیں۔

آخر میں باوجودیکہ اہلحدیث سے بعض باتوں میں ہمارا اختلاف ہے۔ ہم اس بات کا اعتراف بھی کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جیسا کہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا ہے۔ اہلحدیث کہلانے والے علماء نے واقعی دین کے لئے کسی وقت بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اور ان میں اب بھی ایسے علماء موجود ہیں۔ جو واقعی دل سے دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ الگ بات ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ہمیں ان سے بعض اہم باتوں میں اختلاف ہے۔ مگر جماعت اسلامی کا یہ حال نہیں۔ وہ کسی ٹھوس اسلامی بنیاد پر قائم نہیں کی گئی۔ بلکہ وہ ایک خالص سیاسی پارٹی ہے۔ جو ملک میں اپنی لیڈرشپ چاہتی ہے۔ اور جس نے بقول مولانا محمد حنیف صاحب ندوی اسلام کو محض ایک ایسا ہی ازم بنانے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ دوسرے لادینی ازم یورپ میں رونما ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس کے پیش نظر اسلامی اصولوں کا فروغ نہیں۔ بلکہ جیسا کہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا ہے۔ وہ اپنی عوامیت کو بہرحال محفوظ کرنا چاہتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مجاہد روانہ کئے جا رہے ہیں

مجاہد روانہ کئے جا رہے ہیں
چلے سوئے مغرب مسلماں مجاہد
زمانے کو ایمان دینے کی خاطر
شراب محبت پلائیں گے سب کو
عدو ان کا شیطان۔ دشمن زمانہ
کبھی رنگ لائے گی تبلیغ ان کی
نہیں جلنے شور شوں۔ یورشوں کو

تبسم کناں! دیکھئے جا رہے ہیں
کہ ظلمت کدوں کو "دیئے" جا رہے ہیں
یہ خود کو مسلماں کئے جا رہے ہیں
شراب محبت پیئے جا رہے ہیں
مگر قافلے کو لئے جا رہے ہیں
اسی کے سہارے جئے جا رہے ہیں
غرض کام سے ہے کئے جا رہے ہیں

لگائے ہیں جو زخم اپنوں نے اکملؔ
بصبر و تحمل سیئے جا رہے ہیں

عبدالحکیم اکمل جامعۃ المبشرین

غیر ملکی ملازمت کے لئے ضرورت

(۱) فورمین (Foreman) جو ہر قسم کے نقشے سمجھ سکتا ہو۔ اور تعمیری کام کی ذمہ داری لے سکتا ہو۔

(۲) تجربہ کار اوورسیر (Overseer) جو بطور فورمین کام کرے۔

(۳) تجربہ کار بڑھئی جو معماری کے کام سے بھی واقف ہو۔

(۴) تجربہ کار بڑھئی جو تعمیری کاموں کو خوب جانتا ہو۔ اور فرنیچر کے کام کی ذمہ داری لے سکتا ہو

تنخواہیں معقول سالانہ ترقی۔ خواہشمند احباب معرفت مقامی امیر جماعت درخواست کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعا — خاکسار کے بڑے بھائی مکرم منشی پیار محمد خان صاحب کی آنکھ کا اپریشن جنیوٹ ہسپتال میں ۲۴-۲-۵۵ کو ہو گیا ہے۔ احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ فیاض محمد خان کرمانی فیاض ٹی سٹال ربوہ

اسلامی قانون میں فقہ حنفیہ کی حیثیت

از مکرم جنید ہاشمی صاحب

حضرت امام ابو حنیفہؒ النعمان بن ثابت ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ آپ کے والد کی عمر ۴۰ برس کی تھی۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے دادا کو جبکہ وہ ابھی بچے ہی تھے۔ فاتحین ایران اپنے ساتھ غلام بنا کر لائے تھے۔ اور بنی تیم اللہ کی ایک عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ اس طرح حضرت امام ابو حنیفہؒ کی ایک مسلمان گھرانے میں پیدائش ہوئی۔ لیکن اسمٰعیل بن حماد جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پوتے تھے کہتے ہیں کہ حضرت امامؒ کے دادا کبھی غلام نہ ہوئے تھے۔ اور یہ کہ آپ کے والد کو بچپن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اور انہوں نے آپ کے سر پر دست شفقت پھیرا۔ اور ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر کی۔ ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اپنے بچپن کی زندگی حضرت امام جعفر صادق کے سایہ عاطفت میں بسر کی تھی۔ اور آپ سے بھی فیض حاصل کیا۔ لیکن آپ نے علم فقہ حماد بن علی سلیمان سے حاصل کیا جو اس زمانہ میں اسلامی فقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ حماد پہلے معلم ہیں۔ جنہوں نے اپنے گرد ایسے شاگردوں کو اکٹھا کیا۔ جو فقہ میں "شخصی رائے" کے حامی تھے۔ آپ کی وفات ۱۲۰ھ کو ہوئی حضرت امام ابو حنیفہؒ اسی دبستان خیال سے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے شاگردوں نے اس طریقہ پر ایسی سختی سے پابندی کی۔ کہ بعد کے فقہا دو واضح گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک "اہل حدیث" کہلاتے ہیں اور دوسرے "اصحاب الرائے" کے نام سے مشہور ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ ایک امیر کبیر شخص تھے۔ آپ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح وہ بہت مالدار ہو گئے تھے لیکن دولت کے باوجود انہوں نے اپنی زندگی اسلامی قانون یا فقہ کے مطالعہ اور غور و فکر کے لئے وقف کر دی تھی۔ یہ بات عام طور پر لوگ جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے خود کوئی کتاب نہیں لکھی۔ بعض چھوٹے چھوٹے رسالے جن پر آپ کا نام بحیثیت مصنف لکھا ہے۔ مثلاً "فقہ اکبر" وغیرہ دراصل آپ کے شاگردوں کی تالیف کردہ ہیں۔ یا آپ کے پوتے حماد نے تصنیف کئے ہیں۔ آپ کا طریقہ تعلیم یہ تھا کہ آپ اپنے شاگردوں کے درمیان کسی مسئلہ پر بحث کرا دیتے تھے۔ اور خود بھی اس بحث میں حصہ لیتے۔ تاآنکہ وہ مسئلہ ایک فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ جاتا۔ وہ خود بھی اور ان کے شاگرد بھی مسئلہ زیر بحث پر اپنی اپنی رائے کے حق میں احادیث اور اقوال صحابہ کرام کے حوالے بہم پیش کرتے۔ یہ مباحثے بعض اوقات اتنے طویل اور جامع ہو جاتے کہ ایک ایک مسئلہ پر ہفتوں بحث ہوتی رہتی۔ اور جب یہ بحث ختم ہو جاتی۔ تو کوئی ایک شاگرد وہ مسئلہ اور اس کا حل قلمبند کر لیتا۔ بحث کے دوران میں حضرت امام ابو حنیفہ کبھی اپنے فیصلہ کی صحت پر مصر نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ کئی ایک مواقع پر وہ اپنی رائے واپس لے لیتے تھے۔ یا اسے غلط قرار دیتے۔ اور اپنے شاگردوں میں سے کسی ایک کی رائے سے اتفاق کر لیتے۔ ان کے وسیع حلقہ شاگرداں میں سے بڑے بڑے عالم و فاضل امام ابو یوسف امام محمد۔ امام زفر اور امام حسن ہیں۔ جو فقہ حنفیہ کی موجودہ تشکیل و ترتیب کے ایسے ہی ذمہ دار ہیں۔ جیسے کہ خود امام ابو حنیفہؒ ہیں یہ چاروں شاگرد بعض اوقات اپنے استاد اور امام سے بعض فقہی مسائل پر اختلاف رائے بھی رکھتے ہیں۔ درحقیقت امام ابو حنیفہؒ نے آزادی رائے اور آزادی خیال کی ایک روح پیدا کرنی چاہی تھی۔ لیکن آئندہ آنے والے فقیہوں کے لئے یہ بات اس امر کا باعث ہوگی کہ وہ حضرت امام ابو حنیفہ سے اختلاف رائے رکھیں۔ اور اس کی بجائے ان کے شاگردوں کی رائے سے اتفاق کریں۔

مندرجہ بالا شاگردوں کی ترتیب اسماء ان کی اہمیت۔ ان کے علم اور قوت استدلال کے لحاظ سے رکھی گئی ہے۔ کتاب الہدایہ جو فقہ حنفیہ کی مشہور عام کتاب ہے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو یوسف۔ اور امام محمد کا کسی ایک مسئلہ پر متفق ہو جانا۔ خود امام ابو حنیفہ کی رائے کے خلاف زیادہ وزنی تصور کیا جاتا ہے۔ فقہ حنفیہ میں ایسے اتفاق کو "صاحبین" کہتے ہیں۔ بعض صورتوں میں امام محمد کی رائے کو امام ابو یوسف کی رائے پر فوقیت دی جاتی ہے۔ اسی کتاب میں بعض مسائل میں امام زفر کی رائے کو فقہائے حنفیہ کی اکثریت کی رائے کے مقابلہ میں صحیح تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ قدیم حنفی فقہا ذاتی رائے کے مقابلہ میں مستحکم دلیل کے زیادہ قائل تھے۔ خود حضرت امام ابو حنیفہ کا قول ہے

"اگر تم میری رائے کے مقابلہ میں کوئی ٹھوس دلیل پاؤ۔ تو اس کی متابعت کرو نہ کہ میری رائے کے پیچھے چلو"

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں یہ بات بھی تصفیہ طلب ہے کہ آیا وہ تابعی تھے یا تبع تابعین میں سے تھے۔ یعنے کیا انہوں نے کسی صحابی سے خود کوئی بات سنی یا اس سے ملاقات کی ہے یا نہیں اگرچہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ چند ایک صحابی حضرت امام ابو حنیفہ کے زمانہ بچپن میں زندہ تھے۔ تاہم عام طور پر ہم آپ کو تبع تابعین میں سے گردانتے ہیں۔ اسی طرح بعض ایسے لوگ جو آپ کے مداحوں میں سے نہیں ہیں۔ آپ کے عربی علم اور لسانی ادب کو معمولی سمجھتے ہیں لیکن ایسی باتیں اکثر علماء۔ فضلاء اور شعراء کے بارے میں کہی جا سکتی ہیں۔ علمائے اہلحدیث کچھ ایسی ہی باتیں آپ کے علم حدیث کے متعلق بھی کرتے ہیں۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ اسلامی قانون کی تاریخ میں آپ کا مرتبہ فقیہ اعظم کی حیثیت سے بہت ہی بلند ہے۔ اور اس سے ابھی کسی کو انکار نہیں کہ انکا فقہی استدلال اس قدر زبردست تھا کہ حضرت امام مالک نے ایک دفعہ خود کہا ہے کہ "اگر تم انہیں اس لکڑی کے ستون کو سونے کا ستون ثابت کرنے کے لئے کہو تو وہ اپنی قوت استدلال سے ایسے ثابت کر دکھانے کی طاقت رکھتے ہیں"۔

اب ہم حضرت امام ابو حنیفہ کے قائم کردہ طریقہ فقہ کے بعض مخصوص خدوخال بیان کرتے ہیں۔

آپ کسی حدیث کو چھان پھٹک کے بغیر قبول کرنے والے لوگوں میں سے نہیں تھے یہ یاد رہے اس زمانہ میں ابھی احادیث نبوی حیطۂ تحریر میں نہیں لائی گئی تھیں۔ آپ کے زمانے کے بہت بعد جب احادیث کو کتابوں کی شکل میں قلمبند کیا گیا۔ تو بعد کے فقہائے نے اپنی تصانیف میں انہیں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ لیکن پھر بھی انہوں نے احادیث کی ظاہر روائت کی بجائے درائت حدیث پر اپنے دلائل کی بنیاد رکھی۔

۲۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے متبعین نے اپنے فقہی مسائل کی بنیاد زیادہ تر قیاس پر رکھی ہے۔ قیاس یہ ہے کہ کسی ایک اصولی مسئلہ کے متعلق قرآن حدیث یا سنت سے دلیل حاصل کر کے پھر کسی فرعی مسئلہ کو اسی دلیل سے ثابت کرنا۔ مثلاً شراب کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اور یہ حرمت اس وجہ سے ہے کہ اس میں خمار اور نشہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد بعض وہ اشیاء جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ ان کی حرمت بھی اسی اصل اور اسی دلیل سے ثابت کرنا قیاس کہلاتا ہے۔ مثلاً افیون کی حرمت کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ تو اس کی حرمت کو بھی شراب کی حرمت کی دلیل سے ثابت کرنا از قبیل قیاس ہے۔ حنفی دبستان خیال کے علاوہ شافعی۔ مالکی۔ اور حنبلی بھی قیاس کو اسلامی قانون کا منبع سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ اس کا بالعموم عام استعمال نہیں کرتے۔

۳۔ حضرت امام ابو حنیفہ اسلامی قانون کے لئے آزاد اور خود مختار ذاتی رائے کے جواز کے سب سے بڑے حامی تھے۔ اسی وجہ سے حنفی فقہاء کو اصحاب الرائے کہا جاتا ہے۔ رائے کو قانونی توضیح کے لئے اساس نہ ماننے سے انکار کرنے والے ہمیشہ اقلیت میں رہے ہیں۔ وہ ایسی قانونی مہارت کو قانون کے لئے نقصان دہ تصور کرتے تھے۔ کیونکہ ایسے لوگ بھی موجود تھے یا آجکل موجود ہیں۔ جن کا ایمان ہے کہ قرآن اور احادیث میں ہر قسم کے مسائل کا حل بالوضاحت موجود ہے۔ اس لئے ان کے مقابل میں کسی کی ذاتی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

(۴) حضرت امام ابو حنیفہ رحؒ کے پاس ایک اور طریقہ استدلال بھی تھا۔ جسے عرف عام میں استحسان کہتے ہیں۔ یعنے شرعی مسائل کو مجلسی حالات اور مخصوص مقامی رواج کے ماتحت حل کر لینا۔ اس طریقہ کے مطابق وہ قیاس کے نتائج پر حسب ضرورت و خواہش عمل نہیں کرتے۔ کتاب الہدایہ میں کئی ایک ایسی مثالیں موجود ہیں۔ جہاں فقہی مسائل کو بجائے قیاس پر مبنی فیصلہ کرنے کے محض استحسان پر حل کر دیا گیا ہے۔ علاوہ بریں حنفی دبستان خیال مسائل فقہ کو مقامی رواج اور ملکی قانون کے مطابق حل کرنے کے جواز کے حق میں بھی ہے۔ ماسوا اس کے کہ وہ نص قرآنی اور کسی صریح حدیث کے خلاف ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اپنے مفید عام رسالہ "عقد الجید" میں کئی ایک فقہائے اسلام کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ "مفتی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے شہر کے رسوم و رواج سے بھی پوری طرح واقف ہو۔ کیونکہ ہمارے پہلے فقہائے کرام نے مسائل فقہ کو حل کرتے وقت لوگوں کے رسوم و رواج کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ اور اس کے ماتحت فتوے دیئے ہیں"

اسلامی قانون و فقہ پر بنظر امعان غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ہمارے اسلامی قانون کی اکثر تفصیلات کی اساس قدیم اور ماقبل اسلامی ممالک کے رسم و رواج پر ہے۔ یہ ممالک اگرچہ بعد میں اسلامی حکومت میں شامل ہو گئے۔ لیکن مسلمانوں نے ان کے کئی ایک مخصوص رسومات اور رواج کو اپنا لیا۔

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے

"خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور بُرائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اگر مولوی لوگ ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ وہ ہماری باتیں سُنتے۔ ہماری کتابیں پڑھتے۔ اور ہمارے پاس رہ کر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں۔ ہرگز نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالےٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی اور اس پر کاربند نہ ہوئے تو اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ مجھ پر بدظنّی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنّی کی اور جھوٹے الزامات اور اتہامات لگانے شروع کر دیئے۔ یہانتک کہ بعض نے بڑی بے باکی سے یہ لکھ دیا کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے۔ اور یہ لوگ نمازیں نہیں پڑھتے۔ روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ اب اگر وہ اس بدظنی سے بچتے تو ان کو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا۔ اور وہ اس سے بچ جاتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنّی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دُور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت کا اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنّی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنّی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہانتک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالےٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالےٰ پر بدظنّی ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنّی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنّی سے نااُمیدی۔ اور نااُمیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنّی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے اس لئے تم اس سے بچو"

(ملفوظات صفحہ ۳۵۶)

الفضل کی اشاعت بڑھائیں!

(۱) الفضل خود خریدیں۔ دوستوں کو خریدنے کی تحریک کریں۔ مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

(۲) جو احباب روزانہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ خطبہ نمبر خریدیں۔

(۳) ہر جماعت کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور خریدے۔ اگر کوئی صاحب نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر خریدا جائے۔

(۴) جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہیں خرید سکتیں وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔ الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴/- روپے ہے (یعنی صرف دو روپے ماہوار) خطبہ نمبر کی صرف پانچ روپے سالانہ ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بابرکت باعمر اور خادم دین بنائے۔ نیز زچہ کو بھی اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے صحت عطا فرمائے۔ سید عبید اللہ شاہ جنرل مرچنٹ چک جھمرہ ضلع لائلپور

شعبہ ذہانت وصحّت جسمانی کے بارہ میں ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر بعض احباب کو شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کیلئے عطیہ جات جمع کرنے کے لئے عطیہ بکیں دی گئی تھیں۔ بعض دوست جلسہ کے اختتام پر یہ کتابیں ساتھ لے گئے تھے۔ ان سب دوستوں کی خدمت میں فرداً فرداً خطوط بھی لکھے جا چکے ہیں۔ نیز اب بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد یہ کتابیں ختم کر کے جمع شدہ رقوم اور ختم شدہ کتابیں مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیکرٹریان مال توجہ فرماویں!

دفتر ہذا کے ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ بہت سے موصی صاحبان حصہ آمد کے بقایا دار ہیں۔ بقایا کی ادائیگی کے لئے موصی احباب کی خدمت میں فرداً فرداً بھی لکھا جا رہا ہے اور الفضل میں بھی اعلان کرائے جا رہے ہیں۔ کہ موصی احباب حصہ آمد کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ لیکن باوجود اس کے بقایا جات کی وصولی تسلی بخش طور پر نہیں ہو رہی اس لئے بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے اپنی جماعت کے حصہ آمد کے موصیوں کی فہرست معہ ان کے وصیت نمبروں کے ارسال فرمائیں تا ان کو بھی بقایا داران کے بقائے کی اطلاع دی جائے اور اس کے مطابق بقایا کی وصولی کر سکیں۔

جس موصی کے نمبر وصیت کا علم نہ ہو تو ایسے موصی کے نام کے ساتھ ان کی ولدیت معہ سابقہ سکونت کے تحریر فرمائی جائے تا دفتر خود ان کا نمبر وصیت تلاش کر کے بقایا سے اطلاع دے سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعتیں اس معاملہ میں میری مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

امیدواران امتحان اردو، فارسی، عربی متوجّہ ہوں!

پاکستانی زبانوں اور فارسی اور عربی زبانوں کے امتحانات ۱مئی ۵۵ء کو شروع ہونے والے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ربوہ میں ان امتحانات کا سنٹر مقرر کیا جائے۔ لہٰذا جو پرائیویٹ امیدواران امتحانات ربوہ میں امتحان دینے کے لئے خواہشمند ہوں وہ اپنے نام پتہ اور فارم داخلہ کے نمبر سے مجھے مطلع فرمائیں۔ اگر ایک اچھی تعداد ایسے امیدواروں کی مہیا ہو جائے تو سیکرٹری صاحب بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی خدمت میں ربوہ کو سنٹر بنانے کے لئے درخواست کی جائے گی۔ انشاءاللہ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعاء

(۱) میری والدہ صاحبہ قریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ بشیر احمد الیکٹریسٹی برانچ لائل پور

(۲) خاکسار کی اہلیہ اور نوزائدہ بچی بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرحمن جیلانی گجراتی ریکارڈ کیپر نظارت امور عامہ ربوہ

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ شاہد عبد الکریم خاں کاٹھگڑھی عفی عنہ سیالکوٹ

(۴) میری چھوٹی بہن منیرہ امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو کامیاب کرے۔ ملک عنایت اللہ احمدی پیر دستاری ضلع حیدر آباد سندھ

(۵) میرے لڑکے عزیز بشارت احمد کو ہلکا کتا کاٹ گیا ہے اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ عبد الرحمن مہاجر وارڈ ۵ مکان ۱۹/۱ ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ۔

(۶) خاکسار کی سالانہ ترقی کا کیس ایک لمبے عرصہ سے محکمہ کے افسران بالا کے پاس زیر غور ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے مجھے اس میں جلد از جلد کامیابی عطا فرمائے۔ عبد القدیر خان سینئر کلرک محکمہ پی ڈبلیو ڈی میانوالی۔

(۷) چوہدری قائم الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید گھسیٹ پورہ چک ۹/۴ ضلع لائلپور کو پاؤں پر مقامی مسجد کی اینٹیں لاتے ہوئے سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرما کر خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فیروز دین امر تسری انسپکٹر تحریک جدید ضلع لائلپور

(۸) بندہ آجکل مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مجھے مالی مشکلات سے نجات دے۔ عبد السلام فیروز والہ

(۹) میری بیوی اور والدہ سخت بیمار ہیں۔ درویشان قادیان اور دیگر بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ علی محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانجروسول ضلع گجرات۔

(۱۰) میری ہمشیرہ محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری فتح دین صاحب ٹھیکیدار (کارخانہ بازار لائلپور) بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (حلیمہ بیگم از ربوہ)

فکر و نظر

(خورشید احمد)

اپنوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں

لائلپور کا روزنامہ "اعلان" پاکستان کی پانچویں تاریخ کانفرنس میں ڈاکٹر محمود حسین کی تقریر پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتا ہے

"ہم ڈاکٹر صاحب کے ارشاد کی تائید کرتے ہوئے یہ اضافہ ضروری سمجھتے ہیں کہ تاریخ کا نصاب کلیتہً تبدیل کر کے نہ صرف اسلامی ممالک کی تاریخ کو رائج کیا جائے۔ بلکہ اس کے علاوہ اسلام کی تاریخ کو نصاب کا اہم ترین جزو قرار دیا جائے۔ اس سے نہ صرف قوم کے اندر اخلاق و کردار پیدا ہوگا۔ بلکہ اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کر دی گئی ہیں۔ ان کا بھی خاطر خواہ ازالہ ہوگا۔ اور اسلام کی حقانیت اور صداقت ایک بار پھر روشن ہو کر سامنے آ جائے گی"

(اعلان ۱۲ فروری ۱۹۵۵ء)

اسلامی نقطۂ نگاہ سے نصاب تاریخ میں تبدیلی واقعی بہت ضروری ہے۔ اور تاریخ اسلام کو نصاب کا اہم ترین جزو قرار دینے کا مطالبہ بھی بجا ہے۔ لیکن ہم معزز معاصر کی اس رائے کی تائید نہیں کر سکتے کہ محض ان دو تبدیلیوں سے اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا "خاطر خواہ ازالہ ہوگا۔ اور اسلام کی حقانیت اور صداقت ایک بار پھر روشن ہو کر سامنے آ جائیگی"۔

اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ ان میں سے بعض دشمنان اسلام نے ازراہ تعصب دانستہ طور پر اسلام کو بدنام کرنے کے لئے پھیلا رکھی ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم مدلل طور پر ان کی تردید کریں۔ اور صحیح واقعات سے نہ صرف خود باخبر ہوں بلکہ غیر مسلم دنیا کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ لیکن بعض غلط فہمیاں ایسی ہیں جو غیروں کی نہیں۔ بلکہ اپنوں کی مہربانی کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً ذیل کے دو حوالے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔"

الجہاد فی الاسلام ایڈیشن اول ص ۲۹
از مولانا مودودی صاحب

(۲) "ان تینوں جہادوں میں آنحضرت بدر کی جنگ سے پہلے تشریف لے گئے اور غرض آپ کی یہ تھی کہ قریش کا قافلہ لوٹیں۔ مگر قافلہ نہ ملا"

ترجمہ صحیح بخاری۔ سولھواں پارہ ص ۱ مطبوعہ ۱۳۲۳ھ
از مولانا وحید الزمان وقار نواز جنگ بہادر

فرمایئے جہاں اپنے اور وہ بھی عالم دین کہلانے والے ہی اسلام کی طرف ایسی ایسی سرتا پا غلط باتیں منسوب کر رہے ہوں۔ وہاں محض نصاب کی تبدیلی یا تاریخ اسلام کو لازمی قرار دینے سے کیونکر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اسلام کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا خاطر خواہ ازالہ ہو جائے گا؟

تاجروں کو محترمہ فاطمہ جناح کی نصیحت

محترمہ فاطمہ جناح نے کاٹن ایکسچینج بلڈنگ کے ٹریڈنگ ہال میں پاکستان کے تاجروں سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی:۔

"آزادی کے بعد تجارت کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ ہمارے تاجر بیرونی ممالک میں ہماری خیر سگالی کے پیغامبر ہیں وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے عظیم ملک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بیرونی ممالک میں پاکستان کے لئے خیر سگالی کے جو جذبات موجود ہیں ان میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ ہمارے تاجر اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اس ذمہ داری میں اخلاقی اقدار بھی شامل ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ لوگ اس ذمہ داری کو محسوس کریں گے اور اپنے کاروبار میں مستقل طور پر صلاحیت روی۔ دیانتداری اور خوش معاملگی کو جگہ دیں گے۔ اور ذاتی مفادات پر ہمیشہ قومی مفادات کو ترجیح دیں گے۔ ہمارے تاجروں کو ان بدعنوانیوں اور سماج دشمن سرگرمیوں کو ختم کر دینا چاہیئے۔ جو ملک کی اقتصادی زندگی کو تباہ کر رہی ہیں"۔

محترمہ فاطمہ جناح کی یہ زریں نصائح اس قابل ہیں کہ ہمارے ملک کا ہر تاجر انہیں پیش نظر رکھے۔ آپ نے جن امور کا ذکر فرمایا ہے ان کا فقدان ہی درحقیقت ہماری بہت سی مشکلات کا موجب ہے۔ اسلام نے تجارت اور لین دین کے متعلق بھی ہماری پوری پوری رہنمائی فرمائی ہے۔ اور نہایت پر حکمت تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ جن پر گامزن ہو کر مسلمان تاجر یقیناً تجارت کے میدان میں دنیا بھر کی راہنمائی کر سکتے ہیں (جیسا کہ اسلام کے دور عروج میں ہو چکا ہے) اور ان نقائص سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جو ملک کی اقتصادی زندگی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان اسلامی احکام کو بار بار تاجر پیشہ طبقہ کے سامنے لایا جائے۔ اور ان کی حکمتوں کو اجاگر کیا جائے۔

۱۹۲۳ء کی تحریک شدھی

حال ہی میں نوائے وقت کے حرف و حکایت کے کالموں میں سند باد جہازی نے ۲۳ء کی تحریک شدھی کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلے میں "رسالہ نقوش" کے ایک مضمون کی غلطی واضح کرتے ہوئے بعض ایسے اصحاب کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہوں نے شدھی محاذ کے خلاف جدوجہد میں حصہ لیا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"شدھی اور سنگھٹن کی تحریک نے ۲۳ء اور ۲۴ء میں زور پکڑا۔ ان دنوں آغا حشر کلکتہ میں ڈرامے لکھ رہے تھے۔ ۔ ۔ ۔ نہ تو اس زمانہ میں کسی نے ان کو تبلیغ اسلام کے نیک کام میں حصہ لینے کے لئے کہا نہ انہوں نے حصہ لیا۔ اور مولانا ابوالکلام آزاد تو کانگرس سے وابستہ تھے۔ وہ اس قسم کی تحریک میں کیونکر حصہ لے سکتے تھے۔ البتہ ڈاکٹر کچلو نے ان دنوں ضرور تنظیم کی تحریک شروع کی تھی خواجہ حسن نظامی نے بھی اشتہاروں اور پمفلٹوں کے ذریعے تبلیغ کے کام میں ضرور حصہ لیا تھا"

(نوائے وقت ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء)

جو اصحاب تحریک شدھی کے زمانہ میں تبلیغ اسلام کا کام کرنے والوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے علم کے لئے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس کام میں جماعت احمدیہ نے بھی نہایت نمایاں اور ممتاز رنگ میں حصہ لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس تحریک کے سلسلے میں ہندو مسلم راہنماؤں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی تو مشہور آریہ سماجی لیڈر شردھانند صاحب نے یہ سوال اٹھایا کہ احمدی ہم سب سے زیادہ ہمارے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اس لئے جب تک ان کے نمائندوں کو شریک گفتگو نہ کیا جائے گا مصالحت نہیں ہو سکتی۔

جماعت احمدیہ نے اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کا جو کام کیا اس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مشہور معاند احمدیت اخبار روزنامہ زمیندار نے بھی اعتراف کیا تھا کہ:۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"۔

(زمیندار ۸ اپریل ۱۹۲۳ء)

جماعت احمدیہ کے کام کی نوعیت کا کچھ اندازہ لاہور کے ایک شیعہ اخبار "ذوالفقار" کے ایک بیان سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جس نے لکھا تھا:۔

"احمدی جماعت قادیانی بھی فتنہ ارتداد کی روک تھام کے لئے درد دل سے بڑی مستعدی اور عقیدت مندی کے ساتھ اپنی جماعت کے امام کی فرمانبرداری میں کربستہ ہے اور وہ ان مقامات پر جا پہنچے ہیں۔ جن مقامات پر کفر کے بادل چھا گئے ہیں اور گمراہی کی بجلیاں کوند رہی ہیں آج ہی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ اس جماعت کے تقریباً پچاس مبلغ وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ ایسے مبلغ ہیں کہ

(۱) آمد و رفت کا کرایہ خود خرچ کریں گے

(۲) تین ماہ تک جس میں تبلیغ کا کام کریں گے اپنے کھانے پینے کا بھی خود خرچ برداشت کریں گے۔

(۳) اس زمانہ کارکردگی میں اپنے عیال کے اخراجات کے لئے بھی کسی قسم کی مدد کے طلبگار نہیں ہوں گے

(۴) اپنے افسروں کی ماتحتی میں مثل سپاہیوں کے فرمانبردار رہیں گے۔

اور وہ پیدل چلنے بھوکے رہنے جنگلوں میں سونے اور مخالفوں کے مظالم سہنے کے لئے ہر طرح تیار ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ لوگ اس وقت نہایت تندہی اور وفاداری سے کام کر رہے ہیں

(ذوالفقار یکم اپریل ۲۳ء)

متذکرہ بالا دونوں حوالے بتاتے ہیں کہ ـــــ جماعت احمدیہ نے تحریک شدھی کے زمانہ میں تبلیغ اسلام کا جو عظیم الشان کام کیا ہے آج خواہ اسے کتنا ہی فراموش کرنے کی کوشش کی جائے مسلمانانِ ہند کی تاریخ میں یہ خدمت اسلام کے نمونہ کے طور پر وہ ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔

بانیانِ بہائیت کے باہمی اختلافات

(از مکرم عبد الباسط صاحب مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کی ایک عقلی دلیل یہ دی ہے۔ کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ یعنی اگر قرآن کریم خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نازل کردہ ہوتا۔ یا کسی انسان کی تحریر ہوتی۔ یا چند دماغوں کی مجموعی اختراع ہوتی۔ تو یقیناً اس میں باہم اختلاف پایا جاتا۔ لیکن اس جامع اور مکمل شریعت کا اختلافات سے پاک ہونا اس بات کی قوی دلیل ہے۔ کہ اس عظیم الشان کتاب کا نازل کرنے والا خدائے علیم وقدیر ہے۔ جو خطا و نسیان سے پاک ہے۔

مندرجہ بالا معیار پر حق و باطل کو آسانی سے پرکھا جا سکتا ہے۔ اور معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کہ پیش کردہ تعلیم وکتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اس عقلی معیار سے جب ہم بہائیت کو پرکھتے ہیں۔ تو قدم قدم پر اختلاف اور تضاد پاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہائی لوگ جس مسلک کو سینہ سے لگائے ہوئے ہیں۔ وہ بجائے نور وہدایت کے سراسر گمراہی و ضلالت ہے۔ نماز کے متعلق مرزا حسین علی (بہاء اللہ) نے صراحت سے یہ حکم دیا تھا۔ کہ نماز باجماعت کا حکم جو اسلام میں تھا۔ وہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اور اب بہائیوں پر الگ الگ نماز پڑھنا فرض ہے۔ کتاب اقدس میں ہے۔ کہ "کتب علیکم الصلوٰۃ فرادی قد رفع حکم الجماعۃ" اسی طرح بہائیوں کی ایک کتاب دروس الدیانۃ میں ہے۔ کہ "در شریعت ما حکم جماعت نیست ہر کس باید بہ تنہائی نماز بخواند" یعنی ہماری شریعت میں نماز باجماعت کا حکم نہیں۔ بلکہ اکیلے اکیلے نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور اس حکم پر بہائی لوگوں کا عمل بھی تھا۔ چنانچہ مشہور بہائی مبلغ مرزا حیدر علی لکھتے ہیں:۔

"صلوٰۃ جماعت ممنوع است مگر در صلوٰۃ میت" کہ سوائے نماز جنازہ کے باجماعت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ لیکن بہاء اللہ کے جانشین عباس افندی المعروف بہ عبد البہاء (جن کو بہاء اللہ نے اپنی شریعت کا بااختیار "مفسر" قرار دیا تھا) اس واضح تعلیم کے سراسر خلاف نماز باجماعت پڑھنے کا حکم دیا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مقابل انسانی دماغوں کی اختراعات کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ چنانچہ عبد البہاء لکھتے ہیں:۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ میں جب چاہوں خدا سے دعا مانگ سکتا ہوں۔ خصوصاً اس وقت جب میرا دل خدا کی طرف کھنچا ہوا ہو۔ اس وقت خواہ میں بیابان میں یا شہر میں یا کسی اور جگہ میں ہوں وہاں جاؤں۔ جہاں اور لوگ بھی ایک خاص دن اور ایک خاص وقت دعا مانگنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ حالانکہ میری حالت اس وقت ایسی نہیں۔ کہ میں دعا مانگوں۔ اس قسم کے خیال کرنا بیہودگی ہے۔ کیونکہ جہاں بہت سے لوگ جمع ہوں۔ وہاں اثر زیادہ ہوتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ سپاہی اکیلے لڑتے ہوئے ایک متحدہ فوج کی سی قوت نہیں رکھتے۔ اس روحانی جنگ میں اگر سب سپاہی اکٹھے ہو کر لڑیں۔ تو ان کے متحدہ روحانی خیالات ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(مس اینجل جے روزنبرگ کی ڈائری بحوالہ بہاء اللہ عصر جدید صفحہ ۱۰۸)

مندرجہ بالا اقتباس میں علیحدہ علیحدہ دعا کرنے کو بیہودگی قرار دیتے ہوئے عباس افندی المعروف عبد البہاء نے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔

پھر بہاء اللہ نے خود ساختہ شریعت میں بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے کمزور ہونے والے سے نماز کو ساقط قرار دیا ہے، جیسا کہ "اقدس" میں ہے۔ "من کان فی نفسہ ضعف من المرض او الھرم عفا اللہ عنہ"

لیکن عبد البہاء کی تعلیم مندرجہ ذیل ہے۔

"اے روحانی دوست! آپ کو معلوم ہو، کہ نماز پڑھنا اور دعا مانگنا لازمی اور فرض ہے اور انسان کسی بھی وجہ سے اس سے معاف نہیں کیا گیا۔ سوائے اس کے کہ وہ دیوانہ ہو یا ایسی باتیں اس کے سد راہ ہوں۔ جن کا دور کرنا ناممکن ہو۔ (الواح عبد البہا بحوالہ بہاء اللہ وعصر جدید صفحہ ۱۶۶)

ان دونوں حکموں کا باہمی اختلاف اس تخیل (بہائیت) کے ابطال کی واضح دلیل ہے۔

بہائی مذہب کے بانیوں میں اختلافات کی ایک لمبی فہرست ہے۔ لیکن اس جگہ نمونۃً بانیانِ بہائیت کا شادی بیاہ کی تعلیمات کے متعلق اختلاف عرض کیا جاتا ہے۔ بہائی مذہب کے بانی مبانی علی محمدؐ المعروف باب شادی کے متعلق صرف دولہا اور دلہن کی رضامندی کافی سمجھتے تھے۔ اور والدین یا ولی کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔ لیکن ان کے بعد بہاء اللہ اور عبد البہا نے اس تعلیم کی خامیوں اور نقائص کو دیکھتے ہوئے اس حکم میں ترامیم کیں۔ اور ثابت کیا۔ کہ انسانی تخیلات لوگوں میں وقتی طور پر جوش اور حرکت پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن دائمی اثر اور فوائد اپنے اندر نہیں رکھتے چنانچہ عبد البہا نے لکھا ہے۔ بہائی تعلیمات ایک شادی کو مستحسن قرار دیتی ہیں۔ اور حضرت بہاء اللہ جانبین کے والدین کی رضامندی کو شادی کی ایک ضروری شرط قرار دیتے ہیں۔ کتاب اقدس میں فرمایا ہے، شک کتاب "بیان" (وہ کتاب جو باب پر اتری) میں اس معاملہ کا انحصار جانبین (دولہا۔ دلہن) کی ہی رضامندی پر رکھا گیا تھا۔ مگر چونکہ ہم محبت اور دوستی اور اتحاد عباد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اس میں والدین کی رضامندی کی شرط بھی لگا دی ہے۔ تاکہ دشمنی اور برے جذبات کی روک تھام ہو۔ (بحوالہ بہاء اللہ اور عصر جدید صفحہ ۲۰۶)

مندرجہ بالا حوالہ سے علاوہ اختلاف باہمی کے معلوم ہوتا ہے۔ کہ علی محمدؐ باب "محبت اور دوستی اور اتحاد عباد" پیدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ شادی کے متعلق عبد البہاء اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

"خدا کی شریعت یہ ہے۔ کہ تم پہلے ایک بیوی منتخب کرو۔ مگر اس کے بعد باپ اور ماں کی رضامندی پر منحصر ہے۔ تمہارے انتخاب کرنے کے قبل انہیں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں"۔ (الواح عبد البہا بحوالہ بہاء اللہ وعصر جدید صفحہ ۲۰۶)

اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بانی تحریک کی ناقابل عمل تعلیم کو پسِ پشت ڈالا گیا ہے۔ اور لوگوں کے خیالات کے مطابق شریعت بہائیہ وضع کر لی جاتی ہے۔ جو حکم علی محمدؐ باب نے دیئے تھے وہ بہاء اللہ نے منسوخ کر دیئے۔ اور جو شریعت بہاء اللہ نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ اس کو "بااختیار مفسر" نے بدل ڈالا۔ اور اس طرح بہائیت معمہ بن کے رہ گئی۔ جس کی بہائی اور غیر بہائی کسی کو سمجھ نہیں آسکتی۔

جدید ترکی کی زرعی پیداوار

ترکی میں تقریباً ۷۲ فی صدی باشندوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے۔ درحقیقت ترکی کے قانون اور رواج کے مطابق باپ کے انتقال پر اس کی زمین اس کے بیٹوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر کاشتکاروں کو اس طریقہ سے زمین حاصل ہوئی ہے۔ اور آج اوسطاً فی کس ۱۴ ایکڑ زمین انہیں حاصل ہے۔

ترکی کی سطح مرتفع اناطولیہ سے گیہوں کی پیداوار کے لئے مشہور رہی ہے۔ آج بھی ترکی کا سرخ گیہوں تمام دنیا میں پسند کیا جاتا ہے۔ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تو اکثر یہی بیج استعمال کیا جاتا ہے۔ ترکی کے تقریباً ۹۰ فی صدی زرعی علاقوں میں غلہ کی کاشت ہوتی ہے۔ گیہوں یہاں کی خاص فصل ہے۔ اس کے علاوہ جوار اور جئی بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ غلہ اتنا زیادہ نہیں پیدا ہوتا۔ کہ غیر ممالک کو برآمد کیا جا سکے۔ برآمدی پیداوار میں تمباکو اور پھل ہیں۔ آج عمدہ قسم کی سگریٹ تیار کرنے کے لئے ترکی کا تمباکو بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ ترکی میں سالانہ ایک لاکھ ٹن تمباکو پیدا ہوتا ہے، جس کا بڑا حصہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو برآمد کیا جاتا ہے۔ ترکی کی برآمدی اشیاء میں اسے پہلا درجہ حاصل ہے۔ اس کے بعد کشمش انجیر، پستہ اور فندق کا نمبر آتا ہے۔

رومائے قدیم ایشیائے کوچک کو ارضی بہشت اثمار کہتے تھے۔ اب بھی یہاں شفتالو۔ سردا۔ سفرجل اور نارنگی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ پستہ، فندق۔ کشمش اور انجیر کی پیداوار تو اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ترکی پستہ اور فندق کے پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک کشمش کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک اور انجیر کی پیداوار کے لحاظ سے تیسرا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس ملک میں ان کی سالانہ پیداوار علی الترتیب ۲۰۰۰ ٹن ۶۰۰۰ ٹن ۸۰۰۰۰ ٹن اور ۲۶ ہزار ٹن ہے۔ مقدار ہی نہیں عمدگی کے لحاظ سے بھی ترکی کا پستہ۔ فندق۔ کشمش اور انجیر تمام دنیا میں مشہور ہے۔

ترکی میں زیتون بھی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ اس ملک کے کسان کا دوپہر کا کھانا زیادہ تر روٹی پیاز اور سیاہ زیتون پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زیتون سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ جسے ترک مچھلی تلنے اور ترکاری پکانے میں استعمال کرتے ہیں۔

جنوبی ترکی کی زرخیز وادی سلیسیا میں کپاس خاص فصل ہے۔ لیکن ملک میں پارچہ بافی کی صنعت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لئے جو کپاس پیدا ہوتی ہے۔ وہ زیادہ تر مقامی طور پر کام میں آجاتی ہے۔

جس طرح برطانیہ کا پہاڑی ٹٹو اور آسٹریلیا کا کنگارو مشہور ہے اسی طرح ترکی کا انگورہ بکرا اپنے نرم اون کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کا اون بہت اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔

لازمی چندوں کی باقاعدگی سے ادائیگی

جملہ امراء و پریذیڈنٹ و سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ رفتار وصولی چندہ کو تیز کرنے کے لئے اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ان کے واجب الادا بقایاجات کی وصولی کی پوری سعی فرمائیں۔

شہری جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ بیس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ فصل خریف کا چندہ ہر ایک احمدی سے پوری شرح سے وصول کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

آپ کی قیمت اخبار مارچ ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ وی۔ پی کی رقم بعض دفعہ بڑی دیر سے وصول ہوتی ہے۔ نیز اس کا زائد خرچ بھی آپ پر پڑتا ہے۔ قیمت بھجواتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ رقم کا اندراج درست ہو سکے۔ (مینیجر الفضل)

- ۲۱۴۲ بیگم صاحبہ محمد عثمان صاحب کراچی ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء
- ۲۱۶۰ میاں محمد ابراہیم صاحب موضع اسماعیلیہ ۳۰ ر ر
- ۳۴۱۶ مبارک علی مشرقی پاکستان ۶ ر ر
- ۴۰۰۸ چودھری فتح محمد صاحب منٹگمری ۳۱ ر ر
- ۴۱۳۳ کیپٹن نظام دین صاحب سیالکوٹ ۳۱ ر ر
- ۵۳۵۲ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب جیکب آباد ۱۱ ر ر
- ۹۸۵۶ عزیز محمد خاں صاحب چیف انجینئر بہاولپور ۴ ر
- ۱۰۰۷۶ ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب کنری سندھ ۳۱ ر ر
- ۱۰۱۸۷ سید لال شاہ زار چوہڑ شیخوپورہ ۲۱ ر ر
- ۱۱۶۳۲ ڈاکٹر ایم نسیم بابا ہیٹ لار کراچی ۳۱ ر ر
- ۱۴۸۱۲ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ صاحب گجرات ۷ ر ر
- ۱۵۵۲۵ میاں عزیز احمد صاحب بچالیہ گجرات ۱۴ ر ر
- ۱۷۱۲۳ افضل محمد صاحب نقیر والی بہاولپور ۳۱ ر ر
- ۱۸۰۸۵ صوفی اقبال احمد صاحب سیالکوٹ ۱۰ اپریل
- ۱۹۴۹۴ مرزا سیف اللہ صاحب بہاولپور ۷ ر مارچ
- ۱۹۸۷۶ چودھری محمد شفیع صاحب نمبردار چک $\frac{147}{R.B}$ لائلپور ۳۱ مارچ
- ۱۹۹۱۴ ڈی پال صاحب کراچی ۱۵ ر ر
- ۲۰۰۷۷ سید داؤد مظفر شاہ محمود آباد سندھ ۳۱ مارچ
- ۲۰۶۲۳ میاں برکت علی صاحب احمدی بہاولپور ۱۸ ر
- ۲۰۶۹۶ حکیم عبد الرحمن صاحب شمس شورکوٹ ۳۱ ر ر
- ۲۱۰۵۰ چودھری غلام احمد صاحب بسرا ۹۹ شمالی سرگودھا ۱۵ مارچ
- ۲۱۲۲۴ جمعدار محمد نعیب صاحب عارف مالیر کنٹ ۳۱ مارچ
- ۲۱۲۴۴ حکیم رحیم بخش دیہاتی مبلغ لائلپور ۱۵ مارچ
- ۲۱۲۶۲ چوہدری خورشید عالم صاحب بڈھا گورایا سیالکوٹ ۱۵ مارچ
- ۲۱۸۷۲ ملک ظہور احمد صاحب بدین حیدر آباد سندھ ۳۱ مارچ
- ۲۱۹۴۴ چودھری محمد حسن صاحب بنگلہ جاگٹ لائلپور ۳۱ مارچ
- ۲۲۰۸۳ سید حبیب الرحمن صاحب ہیڈ سلیمانکی منٹگمری ۳۱ ر مارچ
- ۲۲۹۹۱ چودھری احمد خان صاحب باجوہ کنگوانی لائلپور ۳۱ مارچ
- ۲۳۰۳۰ چودھری حیات محمد صاحب جوہر آباد سرگودھا ۳۱ مارچ
- ۲۳۴۵۶ ماسٹر فضل دین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۷ مارچ
- ۲۳۵۴۳ ملک نذیر احمد خان صاحب منٹگمری ۳۱ مارچ
- ۲۳۶۸۷ چودھری سلطان علی صاحب محراب پور سندھ ۱۴ مارچ ۱۹۵۵ء
- ۲۳۷۰۹ میاں غلام محمد صاحب چک $\frac{295}{گ ب}$ لائلپور ۱۵ مارچ
- ۲۳۷۴۷ لائبریری جماعت احمدیہ رحیم یار خاں ۳۱ ر
- ۲۳۸۰۱ میاں محمد امین صاحب قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ ۲۴ ر
- ۲۳۸۲۵ چودھری محمد حسین صاحب نواں شہر ملتان ۱۶ ر
- ۲۳۸۵۹ افتخار علی صاحب ایگزیکٹو انجینئر رحیم یار خاں ۱۰ ر
- ۲۳۹۴۸ منشی نتھے خاں صاحب چنگا بنگیال ۹ ر
- ۲۴۰۱۹ مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان ۵ اپریل
- ۲۴۱۸۴ سید غلام حسین شاہ صاحب مقبوال سرگودھا ۸ اپریل
- ۲۴۱۹۹ چودھری رسول بخش صاحب $\frac{6}{11/2}$ منٹگمری ۱۱ مارچ
- ۲۴۲۵۳ ہیڈ مسٹرس صاحبہ مس زبیدہ دین صاحبہ اسلامیہ گرلز ہائی سکول گجرات ۱۱ مارچ
- ۲۴۲۶۹ قاضی محمد ابراہیم صاحب اجیال کھروٹیاں سیالکوٹ ۳۱ مارچ
- ۲۴۲۸۵ چودھری رشید احمد خاں صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۴ مارچ
- ۲۴۳۱۱ ڈاکٹر فتح دین صاحب پشاور شہر ۳۱ ر
- ۲۴۳۲۰ سید اللہ بخش صاحب تسنیم ملو منڈا زادوالی ضلع گوجرانوالہ ۱۰ اپریل
- ۲۴۳۸۹ مستری اللہ دتہ صاحب ساکن کرتو شیخوپورہ ۳۱ مارچ
- ۲۴۴۲۰ ڈاکٹر امیں نذیر حسین صاحب ٹنگر یو حیدر آباد سندھ ۳ مارچ
- ۲۴۴۴۴ امیر عبد الغفار صاحب اوورسیر بصیر پور منٹگمری ۱۶ مارچ
- ۲۴۴۵۵ ملک غلام حسین صاحب ۸۱ بر جنگ کمپنی نوشہرہ ۱۸ مارچ
- ۲۴۵۸۰ چودھری نعب دین صاحب نمبردار چک ۱۳۲ مراد بہاولپور ۳۱ مارچ
- ۲۴۶۷۸ چودھری نور محمد صاحب سیال ریاست نقور ضلع لاہور ۱۹ مارچ
- ۲۴۷۲۷ جنرل فورمین حیدر آباد سندھ ۵ ر
- ۲۴۷۳۵ میاں ابراہیم صاحب بلپادی جلال پور سوبتیاں گجرات ۳۱ مارچ

(باقی)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی شبہ ہو تو دفتر سے دریافت کر لے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

عـ ۱۴۰۳۰۔ منکہ محمد رفیق ولد چودھری رحیم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری سندھ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{54}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/۹۰ روپے ہے۔ اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد محمد رفیق موصی بقلم خود گواہ شد غلام حسین ایاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کنری سندھ۔ گواہ شد ولایت محمد مبشر سکرٹری مال فیکٹری کنری سندھ۔

عـ ۱۴۱۱۳۔ منکہ عبد السمیع ولد میاں عبد الحق صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{55}$ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد بذریعہ زرگری مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد عبد السمیع موصی بقلم خود۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد میاں جمال دین لکڑ منڈی جڑانوالہ۔

عـ ۱۴۱۷۴۔ منکہ عبد اللہ خاں ولد چودھری علی احمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سٹروعہ حال چک $\frac{68}{ج ب}$ ڈاکخانہ کھیکر نوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{84}$ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ صرف ماہوار آمدنی ملازمت -/۵۱ روپے ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد عبد اللہ خاں موصی بقلم خود۔ گواہ شد چودھری عبد المجید خاں امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد چودھری عبد الرحیم خاں نمبردار چک ۶۸۔

عـ ۱۳۸۴۸۔ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ چودھری عبد الستار صاحب ساکن بستی اللہ بخش ڈاکخانہ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{54}$ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۳۲ روپے جو وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی کنٹھا وزنی پانچ تولہ قیمتی -/۵۰۰ روپے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱½ تولہ -/۱۵۰ روپے۔ زیور چاندی وزنی پچاس تولہ قیمتی -/۵۰ روپے کل -/۷۰۲ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامتہ حمیدہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد عبد الستار خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نور احمد۔

عـ ۱۴۰۱۶۔ منکہ اختر علی ولد فضل کریم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن شاہ پور چاکر ڈاکخانہ خاص ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{54}$ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری ۸۴ ایکڑ واقعہ دیہہ عـ ۲۵ جمراؤ تحصیل سنجھورو ضلع سانگھڑ میں اس زمین کا مالک ہوں۔ ایکٹ عـ ۳۳ کی ہے۔ اس کی آمد سالانہ ایک ہزار روپیہ ہے۔ آمد ملازمت بمعہ الاؤنس -/۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد اختر علی موصی بقلم خود۔ گواہ شد صوبیدار نور محمد ملک چک عـ ۱۱ سانگھڑ۔ گواہ شد پیر فضل الرحمن پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سانگھڑ۔

عـ ۱۴۱۱۷۔ منکہ جمال الدین ولد میاں شرف دین صاحب قوم ملک پیشہ مزدوری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{55}$ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری آمد بذریعہ مزدوری ماہوار مبلغ بیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد جمال الدین موصی نشان انگوٹھا گواہ شد عبد السمیع زرگر بقلم خود۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارہ کا مستقل سکیرٹریٹ بنکاک میں قائم کیا جائے گا

سیٹو کونسل نے پاکستان کی تجویز منظور کر لی

بنکاک ۲۵ر فروری - کل اعلان کیا گیا کہ آٹھ قوموں کے وزرائے خارجہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارہ کا مستقل سیکرٹریٹ تھائی لینڈ کے دارالحکومت بنکاک میں قائم کیا جائے یہ تجویز پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے پیش کی تھی - فرانسیسی نمائندہ نے پاکستانی تجویز کی حمایت کی -

جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کے ممبر ملکوں کی کونسل نے یہ پہلا اہم فیصلہ کیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلیس فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں سیٹو کا مستقل ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کے حامی تھے - لیکن بالآخر وہ پاکستانی تجویز سے متفق ہو گئے - برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی تجویز یہ تھی کہ مستقل سیکرٹریٹ سنگاپور میں قائم کیا جائے انہوں نے بھی بالآخر پاکستان کی تجویز مان لی -

اقتصادی اور فوجی مسائل

معلوم ہوا ہے کہ کل کونسل کے اجلاس میں اقتصادی مسائل اور فوجی معاملات پر بھی غور ہوا رات کے اجلاس میں فارموسا کی صورت حال زیر بحث آنے والی تھی - کونسل نے ایک فوجی تنظیمی کمیٹی قائم کرنے کا اصول منظور کر لیا ہے - یہ کمیٹی مختلف معاہدہ کے ملکوں میں جا کر دفاعی منصوبے تیار کرے گی - کونسل خفیہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر بھی قائم کرنا چاہتی ہے تا کہ معاہدہ کے ممبر ملکوں کے علاقہ میں کمیونسٹ ایجنٹوں کی تخریبی کارروائیوں کو ناکام بنایا جا سکے -

سندھ میں جاگیریں ختم کرنے کے فیصلے کو چیلنج کر دیا گیا

کراچی ۲۵ر فروری - حکومت سندھ نے ۴ر فروری کو صوبہ میں جاگیرداری ختم کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا - میر بدھو خان تالپور اور میر علی احمد خان تالپور نے سندھ چیف کورٹ میں درخواستوں کے ذریعہ اس کو چیلنج کیا ہے - یہ درخواستیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۲۳ الف کے تحت دائر کی گئی ہیں - درخواست دہندگان کی جانب سے یہ درخواستیں پیرزادہ عبد الستار سابق وزیر اعلیٰ سندھ اور مسٹر ڈھنگومل نے پیش کی ہیں - ان میں عدالت سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ حکومت سندھ اور اس کے حکام کے نام حکم امتناعی جاری کر کے انہیں متذکرہ بالا فیصلہ پر عملدرآمد سے باز رکھے - درخواست دہندگان نے عدالت سے یہ بھی درخواست کی ہے - کہ وہ حکومت سندھ کے فیصلہ کو ناجائز کالعدم اور منسوخ قرار دیدے -

کلکتہ ۲۵ فروری - کل کلکتہ میں اسمبلی کے سامنے سول سپلائیز کے ایک ہزار ملازمین نے تخفیف کی پالیسی کے خلاف مظاہرہ